سوشل میڈیا پرپازیٹو اکٹیویٹی
اور
ہماری ذمہ داری

تالیف: اطلس علی الحمبلی

دیباچہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوشل میڈیا ایکٹیوسٹ محترم اطلس علی الحنبلی صاحب نے سوشل میڈیا کے مثبت استعمالات کے حوالے سے ایک کتابچہ تحریر کیا ہے اور اس کا دیباچہ لکھنے کی خدمت میرے سپرد کی ہے۔
ہمارا تعارف بھی ایک واٹس ایپ مجموعہ میں ہوا ان کے گروپ نالج ایبل نیریٹوز (The Knowledgeable Narratives) میں شمولیت کی جس میں نہایت ہی اعلی درجے کا مواد نشر کیا جاتا ہے اور اس بات کا خیال رکھا گیا کہ کوئی بھی تعصب پر مبنی پوسٹ شیئر نہ کی جائے۔ اور یہ کام انہوں نے بڑی جاں فشانی سے سرانجام دیا جس کا ذکر انہوں نے اپنے اس کتابچہ میں بھی کیا ہے۔
آج کے دور میں سوشل میڈیا ذہن سازی اور تربیت کے لیے نہایت ہی موثر ذریعہ ہے۔ جس شدت پسندی اور فرقہ پرستی میں خاص طور پر پاکستان کی عوام مبتلا ہو چکی ہے اور فحاشی بھی اسی سوشل میڈیا کے ذریعے پھیلائی جا رہی ہے جو کہ نئی نسل کے لیے ایک سم قاتل ہے۔
اطلس بھائی کی یہ بہت ہی اچھی کوشش ہے کہ اس پلیٹ فارم کو ایک منظّم انداز سے ٹیم کے ساتھ چلایا جائے تا کہ ہم اپنے معاشرے میں سدھار لانے کے لیے اپنا حصہ ڈالیں یہ ان چند لوگوں میں سے ہیں جو واقعی قوم کی اصلاح اور ترقی کے لیے درد دل رکھتے ہیں۔ یقیناً یہ کام خالص اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے گا تو اس کا ثواب ہمیں آخرت میں بھی ضرور ملے گا۔ بین الاقوامی ایڈمنز کلب کے نام کے تحت انہوں نے ایک اور مجموعہ بنایا ہے جس میں مختلف مجموعات واٹس ایپ اور فیس بک پر چلانے والے حضرات کو شامل کیا گیا ہے اور بہت سارے حضرات کو دعوت بھی دی گئی ہے تا کہ اس ٹیم کا حصہ بنیں اور منظّم طریقے سے اس کار خیر میں حصہ لیں۔

مشورے کا حکم ہمیں ہمارا دین بھی دیتا ہے لہذا ضروری ہے کہ تمام حضرات اس مقصد کے حصول کے لیے ایڈمنز کلب میں اس موضوع کو لے کر تبادلہ خیال کریں تا کہ جلد از جلد اس پر کام شروع کیا جا سکے اس کتاب میں انہوں نے اپنا مختصر تعارف کروایا اور سوشل میڈیا پر اپنے کیریئر اور تجربات اور خدمات کو مختصراً بیان کیا ہے اور سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے اغراض و مقاصد کے حوالے سے لائحہ عمل بھی بیان کیا ہے۔ آخر میں میں ایک اپنی رائے کا اظہار بھی کرتا ہوں کہ تمام ایڈمن حضرات جو واٹس ایپ پر گروپس چلا رہے ہیں تو ایک مشترکہ کمیونٹی تشکیل دی جائے جس میں معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے مواد نشر کیا جائے۔ جس میں اپنی بات کا اختتام سورۃ دہر کی 17 نمبر آیت کے اس حصے کے ساتھ کرتا ہوں:۔

و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ہ

ترجمہ: جو چیز انسانوں کو نفع دینے والی ہے وہی زمین میں ٹھہرتی ہے۔

والسلام

صائم علوی

مصنف کا تعارف:

میرا نام اطلس علی ہے۔ ضلع لیہ کے نواحی گاؤں میں پیدا ہوا۔ وہاں سے ہم فیصل آباد شفٹ ہو گئے۔ اس کے بعد مستقل سکونت ضلع ننکانہ صاحب، پنجاب میں اختیار کی۔ اپنی عدم دلچسپی کی وجہ سے صرف انٹر میڈیٹ تک ہی تعلیم حاصل کر سکا۔ اس کے بعد مختلف چھوٹی موٹی جابز کی اور اس وقت ذریعہ معاش ٹیلرنگ ہے جس کے لیے اسلام آباد میں پچھلے 2 سال سے مقیم ہوں۔ بچپن میں جب اسکول میں داخل کروایا گیا تو ہمیں ہمارے ایک ٹیچر جن کا نام ارشد علی صاحب تھا وہ بریک ٹائم میں اسکول کی الماری سے چھوٹی چھوٹی کتب نکال کر ان میں سے کہانیاں پڑھ پڑھ کے سنایا کرتے تھے۔ وہیں سے کچھ ایسا

چسکا پڑا کتب بینی اور غیر روایتی علم کے حصول کا کہ اب تک ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔

سوشل میڈیا:

باقاعدہ طور پر سوشل میڈیا سے 2015ء سے منسلک ہوا جس کو اب 9 سال ہو چکے ہیں۔ مختلف ادوار میں تقریباً لوگوں سے ڈیجیٹلی ملاقاتیں ہوئیں۔ طرح طرح کے افراد اور ان افراد سے ملنے والے تجربے سے جہاں بہت کچھ سیکھا وہاں پر اس بات کی بھی سمجھ آئی کہ سوشل میڈیا ایک ایسی دنیا ہے جہاں پر کوئی بھی شخص چاہے وہ سپر مین، بیٹ مین ہے یا جوکر اگر وہ اس کو سنجیدگی سے لیتا ہے تو پھر وہی ہیرو ہے ہر طرح سے۔ لیکن! ہم شروع سے کچھ ایسا کرنا چاہتے ہیں جو کہ یونیک ہوا لگ ہو۔ 22-2021 کی بات ہے۔ میں نے ٹین ایج سے نکل کر جب میچورٹی کی طرف قدم بڑھائے تو سوشل میڈیا کے استعمال کی ترجیحات میں بھی میچور پن شامل ہوا۔ یوٹیوب پر مختلف قسم کے لوگوں کو دیکھا، سنا جن میں مذہب، سائنس، تاریخ، فلسفہ، شعروشاعری، اردو ادب اور ہر طرح کا مواد دیکھا سمجھا پورے 2 سال اسی طرح سے سکرولنگ جاری رہی۔ پھر وٹس ایپ کی دنیا میں شامل ہوئے اور پھر وٹس ایپ گروپس میں شئیر ہونے والے مواد پر غور کیا تو زیادہ تعداد ایسے گروپس کی نظر آئی جن میں اگر کوئی اسلامی گروپ ہے تو وہ کسی خاص گروہ کے لیے ہے اگر سیاسی ہے تو بھی وہ کسی خاص سیاسی پارٹی کے لیے ہے۔ اگر مشترکہ ہے تو اس میں ایسی بحثیں ہو رہی ہوتی ہیں کہ ان کی زبان ان کے دعوؤں کی دھجیاں بکھیرتی نظر آتی ہیں۔ ہر طرف جو بھی شخص یہاں پر موجود ہے وہ اسی جگہ کو حق بجانب سمجھتا ہے اور دوسرے کو ہر طرح سے غلط۔ ایسے ماحول میں مجھے شدت سے اس چیز کی کمی محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا گروپ بنایا جائے جہاں پر ایسے افراد کے لیے مذہب، سیاست، سائنس، فلسفہ، شعروشاعری، ادب وغیرہ پر وہ مواد شیئر کیا جائے جس کے بغیر کسی جانبداری کے یکساں طور پر سب مستفید ہو سکیں۔ گروپ گردی چونکہ میں پہلے پہل صرف مذہبی ابحاث کے گروپس میں ہی تھا۔ تو مجھے وہاں پر ایک گروپ کا لنک ملا جس کا میں ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔

اس کا نام تھا" ڈھابہ "جس کا ایڈمن ایک "پارس" نامی ملحد تھا۔ تھا تو وہ بھی بحث ومباحثہ کا ہی گروپ لیکن اس میں ہر طرح کے لوگ موجود تھے۔مختلف عقائد و نظریات کے حامل افراد تھے۔ میں چند دن جب وہاں رہا تو ماحول کچھ ہضم نہیں ہوا اس لیے میں نے وہاں سے لیفٹ کر دیا۔لیفٹ کرتے ہی مجھے ایڈمن نے پرسنل میں میسج کیا اور وجہ پوچھی کہ کیوں لیفٹ کر رہے ہو تو میں نے کہا کہ یہاں ایسی بحثیں ہوتی ہیں جو زیادہ تر اسلام مخالف ہوتی ہیں تو اس لیے۔ پارس نے کہا کہ آپ خاموش رہتے ہیں بحث میں حصہ لیا کریں تا کہ آپ سمجھ سکیں کہ کیا بحث ہے اور کیوں ہے جب آپ گروپ میں خاموش رہیں گے تو دوسروں سے انٹریکٹ نہیں کر پائیں گے تو آپ کو اس سب سے بوریت ہونے لگے گی اور پھر آپ وہاں سے لیفٹ ہونا ہی پسند کرو گے۔اس کی بات میری سمجھ میں آئی اور میں نے دوبارہ گروپ جوائن کر لیا۔ اس کے بعد وہاں پر میری ملاقات "حافظ بابر صاحب" سے ہوئی انہوں نے بتایا کہ ان ب کا بھی ایک گروپ ہے جو "چوپال" کے نام سے ہے اور اس کا ماحول "ڈھابہ " سے بہتر ہے۔ میں نے اسے جوائن کر لیا پھر وہاں اچھی گفتگو ہوتی رہی اور دونوں گروپس میں تا حال موجود ہوں۔ (علمی حکایات)(The Knowledgeable Narratives)"چوپال "میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد مجھے پھر وہی بات نے تنگ کیا کہ یہاں پر سارا سارا دن فضول موضوعات پر بحثیں ہوتی رہتی ہیں جن کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ بر آمد نہیں ہوتا ہے۔کوئی کسی قسم کا علمی و معلوماتی مواد شیئر نہیں کیا جاتا جس سے یکسر فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ ہم نے سوچا کہ کیوں نہ اپنا گروپ بنایا جائے۔ ہم نے ایک چھوٹا سا گروپ بنایا جس میں اپنے کچھ دوستوں کو ایڈ کیا جن میں قابل ذکر "طلحہ سرور" ہیں جو اب بھی گروپ کا حصہ ہیں اور "رانا فیصل" جو کہ بیرون ملک مقیم ہیں۔ ہم نے گروپ میں دوستوں سے گپ شپ شروع کی کچھ عرصہ ایسا ہی چلتا رہا۔لیکن تسلی نہیں ہو رہی تھی۔ اس میں ممبرز ایڈ ہونے لگے۔ پھر میں نے گروپ کو وسعت دی اور اس کا نام بدل کر "جرگہ" رکھ دیا۔ آہستہ آہستہ ممبرز بڑھتے گئے، پھر ہم نے اس کو بہتر

بنانے کیلئے اس میں ویڈیو سیریز کا آغاز کیا۔اس کی پوسٹ بنا کر مختلف گروپس میں شیئر کی اس کو دیکھنے کے لیے مزید ممبرز شامل ہوئے اسی طرح کچھ عرصہ "جرگہ "اوپن ہوتا تھا اور عام طور پر قوانین کی پابندی کے ساتھ گفتگو کرتے تھے پھر ممبرز نے کہا کہ اسے الگ کر دیا جائے۔گروپ الگ کر دیا گیا۔ویڈیو سیریز کا سلسلہ بہت اچھے سے جاری رہا جو کہ اب تک جاری ہے۔اس پر بڑی محنت سے کام ہوتا ہے۔ممبران کے لیے سیریز پر ریسرچ کی جاتی ہے انہیں پرکھا جاتا ہے کہ کیا چیز فائدہ مند ہے کیا دکھانا ہے کیا نہیں دکھانا۔ہم نے گروپ میں ہر طرح کا مواد شیئر کیا اور اسے بہتر بنانے کی کوشش کی۔الحمداللہ اس کے رزلٹ بھی بہترین حاصل ہوئے ہیں۔

پھر ہم نے "جرگہ "چونکہ کوئی اچھا تاثر پیدا نہیں کرتا تھا تو ہم نے اس کا نام تبدیل کر کے (The Knowledge Hub) رکھ دیا۔نالج ہب نے کافی دلوں میں گھر کیا اور پھر ہم نے اسے بھی 5 مہینے کی سروس کے بعد ریٹائرمنٹ دے دی اور اس کی جگہ (The Knowledgeable Narratives) نے لے لی جو کہ اب تا حیات اپنی سروسز مہیا کرتا رہے گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ

مختلف کورسز:

مجھے زبانیں سیکھنے کا بہت شوق رہا خاص کر عربی اور فارسی جس کی وجہ سے میں نے اپنے پاس "عربیک لینگویج" کا تقریباً 25 دن کا ایک کورس رکھا ہوا تھا۔جو کہ 2019ء میں کرونا کے دوران منہاج القرآن کی طرف سے اونالین فری کروایا گیا تھا جس کے معلم تھے جناب حافظ سعید رضا بغدادی صاحب۔میں نے گروپ میں ممبران سے رائے طلب کی کہ ایک اس طرح کا کورس ہے۔میرے پاس موجود ہے اگر کوئی دلچسپی رکھتا ہے تو میں روزانہ کی بنیاد پر گروپ میں ایک لیکچر پوسٹ کر دیا کروں گا۔آپ اسے ڈاؤنلوڈ کر کے دیکھ،سن اور نوٹ کر سکتے ہیں۔جس کا بہت اچھا اور حیران کن رسپانس مال ممبران نے بہت زیادہ دلچسپی ظاہر کی اور یہ بھی تجویز دی کہ اس کے لیے ایک الگ گروپ بنالیا جائے جس میں صرف

وہی شامل ہوں جو سیکھنا چاہتے ہیں۔ہم نے اگست 2023ء میں اس کورس کا پہلہ بیچ مکمل کروایا، پھر اگلے مہینے دوسرا بیچ بھی کروایا۔ پہلے بیچ کے آخر میں دوستوں نے خواہش ظاہر کی کہ اب اس کے بعد فارسی زبان کا بھی لیکچر ہونا چاہیے۔تو عربی کے دوسرے بیچ کے ساتھ ہی ہم نے فارسی زبان کا بھی لیکچرا سٹارٹ کروادیا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور پھر اس کے بعد انگلش کا کورس کروایا۔اب ہندی کا کورس کروار ہے ہیں۔جو کہ عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ یہ سب کورسز ہم نے بلکل فری کروائے اور ان کورسز میں نا صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا سے جہاں جہاں بھی اردو جاننے والے موجود تھے سب نے شرکت کی اور بہت سراہا۔

ایڈمنز کلب:

معلومات کے گروپوں کو بھی ہینڈل کیا اور ساتھ میں کورسز کے گروپس بھی دیکھے گئے۔ کچھ اور دوستوں کو بھی انتظامیہ میں شامل کیا گیا لیکن میں جس جذبے اور شوق سے کام کر رہا ہوں مجھے کوئی اور ایسا اپنا ہم خیال میسر نہیں آیا ہے۔ پھر میں نے ایڈمنز کلب بنایا اور ایڈمنز کو اس میں شامل کیا کہ وہ آپس میں ڈسکشنز کریں اور اس پر غور وخوض کریں کہ کیسے ہم ان گروپس میں بہتر سے بہتر مواد شیئر کر سکتے ہیں اور اسے مزید بہتر بنا سکتے ہیں۔جس پر میری دلی خواہش تھی کہ اس ایڈمنز کلب میں پوری دنیا سے مزید ایسے افراد کو شامل کیا جائے جو کہ مختلف پلیٹ فارمز سے کچھ الگ اور منفرد قسم کا معلوماتی مواد شیئر کرتے ہیں، بغیر کسی رنگ، نسل، قوم، مذہب، زبان کی تمیز کے سب کے لیے یکساں مفید کام کرتے ہیں۔اسی کوشش کے نتیجے میں ہم نے ایڈمنز کلب تشکیل دیا کہ اس میں بہترین دماغوں کو جمع کیا جائے اور وہ اپنے تجربات کو آپس میں شیئر کریں تا کہ ہم معاشرے اور اپنی آنے والی نسلوں کو سوشل میڈیا سے مثبت نتائج لینا اور دینا سکھائیں۔

مقاصد:

دنیا میں کوئی بھی جاندار یا بے جان چیز بغیر مقصد کے پیدا نہیں ہوئی یا نہیں کی گئی۔ ہر چیز اور عمل کے پیچھے ہر شخص کا کوئی نا کوئی مقصد ہوتا ہے۔ کہ وہ یہ کام کیوں کر رہا ہے۔ اسی طرح ان سب کے پیچھے بھی کچھ مقاصد ہیں جیسے کہ:

01: سوشل میڈیا سب سے سستا اور معیاری علم مہیا کرتا ہے۔ اس کو ہم اپنے لیے مکمل یونیورسٹی کہہ لیں تو غلط نہ ہوگا اور ہم اس کے ذریعے سب کو یہی بتانا چاہتے ہیں کہ اس سے سیکھیں۔

02: ہم وٹس ایپ، فیسبک اور یوٹیوب پر اچھا کونٹینٹ بنانا چاہتے ہیں لیکن ہمیں کوئی گائیڈ کرنے والا نہیں ہے اگر کوئی ایسا پلیٹ فارم ہو جہاں پر ہر قسم کے سوشل میڈیا کونٹینٹ کریٹر موجود ہوں تو ہم ان کے تجربے سے فائدہ لے سکتے ہیں۔

03: ایک ہی ذہنیت اور مقصد کے لوگ مختلف جگہوں پر موجود ہوتے ہیں اور وہ انفرادی طور پر کوشش کرتے ہیں کامیاب بھی ہوتے ہونگے لیکن اگر ایسے افراد کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے اور وہ مل کر کام کریں تو اس سے قوت میں بھی اضافہ ہوگا اور وہ ایک دوسرے کے ایکسپرینس سے بھی فائدہ لے سکیں گے۔

04: ایسے افراد جو کہ سوشل میڈیا کو مثبت کاموں کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں ان کو ایک ہی جگہ پر اکٹھا کرنا اور آپس کی مشاورت سے اس مقصد کو متحد ہو کر حاصل کرنے کی جدوجہد کرنا۔

05: جب ہم کسی ایسی جگہ پر ہوں جہاں پر مختلف اذہان کے لوگ موجود ہوں تو ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ اور چونکہ ایڈمن حضرات مختلف گروپس کو مینج کر رہے ہوتے ہیں تو جب وہ مختلف لوگوں کے ایکسپرینسز سنیں گے تو اس سے ان میں بھی میچورٹی آئے گی جس کی وجہ سے اس چیز کا اثر گروپس میں ممبرز تک بھی پہنچے گا اور قطرہ قطرہ قلزم بنتا جائے گا۔

06: معاشرت میں پھیلے ہوئے انتشار عدم برداشت اور شدت پسندی کی وجہ ہے۔ مل بیٹھ کر کسی مسئلے

پر ڈسکس کرنا۔ جب ڈسکشن ہوگی، بات چیت ہوگی تو ایک دوسرے کے بارے کنسپٹ کلئیر ہونگے اور معاشرے میں سدھار آئے گا۔

لائحہ عمل:

اب بات کرتے ہیں مندرجہ بالا مقاصد کے لیے کرنا کیا ہوگا؟ کیا طریقہ کار ہے ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے؟ تو اس کے لیے جو تجویز میرے پاس ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہے مزید آپ اپنی تجاویز دیں۔ ہم اس کے لیے افراد کی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔

جیسے کہ:

جو لوگ لکھنا جانتے ہیں کونٹینٹ کریٹر ہیں ان کو مختلف ایشوز پر لکھنے کا ٹاسک دیا جائے گا۔ مثلاً

سوسائٹی میں پھیلے عدم برداشت کی وجوہات اور ان کا حل۔

مذہبی اور سیاسی شدت پسندی کو کیسے ختم کیا جائے۔

ورک پلیس ہراسمنٹ اور سیکشول ہراسمنٹ۔

سوشل میڈیا کے استعمال کو فائدہ مند بنانا۔

تعلیم و تربیت اور جدید سکلز کی اہمیت سے آگاہی فراہم کرنا۔

والدین اور اوالد کی تربیت۔

ازدواجی تعلقات کی بہتری کے لیے اصول وضوابط۔

نصاب تعلیم جدید دنیا کے تقاضوں پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔

تعلیمی نصاب میں کن تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔

یہ چند ایشوز ہیں جن پر بات کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ لکھنے والے اس پر ریسرچ کر کے لکھیں گے اس کے بعد باری آتی ہے ان افراد کی جو وائس اوور کرتے ہیں اور ان کی آواز اچھی ہے وہ اس کونٹینٹ پر

اپنا وائس اوور دیں گے۔ وائس اوور کے بعد اس کو ویڈیو ایڈیٹنگ والے افراد اس پر بہترین گرافکس کے ساتھ ویڈیو بنائیں گے۔ جب یہ کونٹینٹ بن جائے گا۔ تو اس کو سب اپنے تمام سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر شیئر کریں۔ اس سے سب کو ذاتی طور پر بھی فائدہ حاصل ہوگا اور یہ کونٹینٹ سوسائٹی کے مسائل پر بھی بات کرے گا۔

نوٹ: یہ سب تجاویز میری ہیں لیکن اگر آپ اس سے بہتر اور زیادہ کارآمد تجاویز پیش کرتے ہیں تو آپ لوگوں کی رائے کو سراہا جائے گا۔

شکریہ

طالب دعا

اطلس علی الحنبلی

۔۔۔۔۔۔ختم شد۔۔۔۔۔

تم اپنا مستقبل تو نہیں بدل سکتے لیکن تم اپنی عادات بدل سکتے ہو اور تمہاری عادات ہی تمہارا مستقبل بدلیں گیں ۔ (عبدالکلام)

چھوٹے کنکر ہٹانے کے بعد ہی تم پورا پہاڑ ہلا سکتے ہو (کنفیوشس)

لے ہم اپنی مشکلات کو اس سوچ کیساتھ کبھی ختم نہیں کر سکتے جس سوچ کی وجہ سے ان مشکلات نے جنم لیا۔ (آئین سٹائن)

کسی اور کی طرح بننے سے بہتر ہے کہ تم اپنی ایک پہچان بناؤ (سٹیو جابز)

تمہیں شاید بہت سی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے لیکن تم کبھی ناکام مت ہونا۔ (مایا اینجیلو)

کچھ لوگ چاہتے ہیں، کچھ لوگ خواہش کرتے ہیں، اور کچھ لوگ کر کے دکھاتے ہیں، آپ کون ہو؟ (مائیکل جارڈن)

ان لوگوں کیلئے کامیاب بنو جو تمہیں ناکام دیکھنا چاہتے ہیں۔ (بل گیٹس)

میں آج تک ایسے مضبوط شخص سے نہیں ملا جس کا آسان ماضی ہو (محمد علی)

ہمیشہ اپنے دل کی بات مانو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تمہیں اصل میں کیا کرنا ہے (سٹیو جابز)

غلطیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ تم کوشش کر رہے ہو۔ (بل گیٹس)

آج تک کوئی اچھا آدمی بہت تیزی سے امیر ترین نہیں ہو سکا۔ (سائرس)